ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]
بیرون ہند سالانہ [illegible]

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۳۵

الفضل

روزنامہ

قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷	مورخہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

خلافت جوبلی کے موقعہ پر جلوس اور چراغاں

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے متعلق مقامی جماعت کو اہم ہدایات

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اخبارات میں مختلف اعلانات

خلافت جوبلی کے متعلق

نکل رہے ہیں۔ ان اعلانات کے پڑھنے کے بعد میں بعض باتیں کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

میں نے مجلس شوریٰ کے موقعہ پر بھی ان باتوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مگر انسان کی فطرت ایسی ہے۔ کہ وہ نقل کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ بہ نسبت عقل کے۔ کیونکہ نقل کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ اور عقل سے کام لینا مشکل ہوتا ہے۔ یہ زمانہ

عیسائیت کے فروغ کا زمانہ

ہے۔ وہ قومیں جو آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہیں۔ ان میں مظاہرے کرنے کی عادت زیادہ ہوتی ہے۔ اور جن کو یکدم غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ وہ چونکہ حقیقت سے آشنا ہو چکی ہوتی ہیں۔ اور مقصود ان کو مل چکا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو مظاہرہ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ جو ماں باپ بچوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ انہیں ان کی تصویریں رکھنے کا شوق اتنا نہیں ہوتا لیکن جن کے بچے ان سے دور ہوتے ہیں انہیں تصویروں کی طرف زیادہ خیال ہوتا ہے کیونکہ جب اصل انسان کے سامنے نہ ہو تو وہ نقل سے دل بہلانے کی کوشش کرتا ہے۔ جن قوموں کو خدا مل جاتا ہے وہ بتوں اور بت خانوں کی طرف توجہ نہیں کرتیں۔ لیکن جن کو خدا نہیں ملا ہوتا۔ وہ بتوں اور بت خانوں کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ کیونکہ کچھ نہ کچھ

خدا تعالیٰ کا نقشہ

ضرور چاہیئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو قریب عرصہ میں خدا تعالیٰ نے وہ باتیں دلادیں۔ جو ان کے اور ان کی قوم کے متعلق موعود تھیں۔ اس لئے ان کی قوم میں ایسے مظاہروں کی طرف توجہ نہ تھی۔ عیسائیوں کو ایک لمبے عرصہ کے بعد وہ باتیں حاصل ہوئیں۔ اس لئے وہ درمیانی زمانہ میں مظاہرے کرتے رہے۔

قادیان میں بار رعایت سکنی اراضی

خریداروں کیلئے خاص موقع

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اور بوجہ خلافت جوبلی یہ جلسہ انشاء اللہ خاص طور پر بارونق اور شاندار ہوگا۔ اس تقریب کی خوشی میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس موقعہ پر قادیان کی سکنی اراضی کی قیمت میں دس فی صدی کی رعایت کر دی جائے۔ یہ رعایت ۱۶ر دسمبر ۱۹۳۹ء سے لے کر ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۴۰ء تک رہے گی۔ اور صرف نقد قیمت ادا کرنے والوں کو دی جائے گی۔ امید ہے کہ دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر ہم خرما و ہم ثواب کے مستحق بنیں گے۔ اس وقت قادیان کے مختلف محلوں میں قطعات موجود ہیں اور دوکانوں کے قطعات بھی ہیں اور ہر موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ قیمت مقرر ہے۔ فروخت کے لئے ہماری طرف سے مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل مقرر ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار:۔ میرزا بشیر احمد قادیان

احمدیت کی پہلی کتاب باتصویر

مقبولیت کی حد ہوگئی

صرف ۲۰۰ (دوسو) کتاب باقی رہ گئی۔ احباب جلدی کریں۔ اور اشتہار دیکھتے ہی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ ننھے احمدیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ۴ر

قاسمیہ کتاب ہوس ریلوے روڈ جالندھر یا:۔

مولوی عبد اللہ اختر جتوئی ایجنٹ اخبارات۔ قادیان

ہومیوپیتھک علاج میں قوت شفاء زیادہ ہے

یہی وجہ ہے۔ کہ تمام امراض بسہولت جلد شفا پاتے ہیں۔ کم خرچ۔ زود اثر۔ مقبول عام ہے۔ جہاں دوسرے علاج ناکامیاب رہتے ہیں۔ وہاں ہومیوپیتھک کامیاب ہوتا ہے۔ تجربہ کریں۔ شانی خدا ہے۔ اس علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق خدا کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں انہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجرب۔ ہزاروں بار ہزاروں مریضوں پر تجربہ شدہ کھانے میں مزید اور بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کھونے والی چیر پھاڑ کی تکلیف سے بچانے والی۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوتے ہیں۔ آپ بھی استعمال کرائیں۔ تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے۔ کوئی تکلیف ہو۔ کیسا ہی مرض ہو۔ پوری کیفیت لکھ کر دوا حاصل کیجئے۔ امراض مخصوصہ مردان کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ مستورات اور بچوں پر یہ علاج خاص اثر کرتا ہے۔ دیرینہ پیچیدہ و گندہ امراض کے زہر کو جلد زائل کرکے تندرست کرتا ہے۔ خونی و بادی بواسیر۔ دمہ کنٹھ مالا ناسور۔ فیل پا۔ سوکھا۔ جریان کے لئے خاص مجرب ادویات موجود ہیں مقویات بہت فائدہ مند ہیں۔ روز افزوں ترقی اس علاج کو ہے۔ کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے توجہ کریں۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

متعدد تکلیف دہ امراض کیلئے

عرق نور

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہوچکا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعف جگر یا معدہ کمی بھوک کمزوری مثانہ۔ یرقان۔ دائمی قبض پرانا بخار کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو تو اس کے لئے عرق نور اکسیر اعظم ثابت ہوگا۔

عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے مجرب المجرب دوا ہے ماہواری خرابی۔ قلت خون اور درد کو دور کرکے رحم کو قابل تولید بناتا ہے مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکیٹ عہ مکمل خوراک ستے علاوہ محصولڈاک۔ دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور۔ قادیان پنجاب

300

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ مجلس اقوام میں فن لینڈ پر روسی حملہ کا معاملہ پیش ہوا۔ روس کا کوئی نمائندہ شریک نہیں ہوا۔ ۴۳ ممبر ممالک میں سے صرف ۳۱ کے نمائندے حاضر تھے۔ ناروے کے نمائندہ نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے معلوم ہوا ہے کہ روس کو رکنیت سے خارج نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ صرف اس کے اقدام کی مذمت کی جائے گی۔ اور ممالک کو اجازت ہوگی کہ فن لینڈ کی جس رنگ میں چاہیں امداد کریں۔ چین اور بعض دیگر ممالک نے روس کے لیگ سے اخراج کی مخالفت کی تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر پھر صلح کا خواہاں ہے۔ اور بالشوازم کے بڑھتے ہوئے خطرہ نے اس کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اتحادیوں سے مل کر اس فتنہ سے یورپ کو بچائے۔ تجاویز صلح کے متعلق یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ اس بات پر راضی ہو جائے گا۔ کہ پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کے جن علاقوں میں مقامی لوگوں کی اکثریت ہے۔ ان کی حکومت ان کے قبضہ میں کر دی جائے۔ لیکن ڈنزگ اور کاریڈر جرمنی کے قبضہ میں رہیں۔ آسٹریا کے بارہ میں وہ ایک بین الاقوامی کمشن کے تقرر پر رضامند ہو جائے گا۔ ابھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ فرانس اور برطانیہ اس کی تجاویز کو منظور کرتے ہیں یا نہیں۔

آج مغربی محاذ پر جرمن فوجوں نے برطانوی حصہ پر حملہ کیا۔ مگر کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔ اور پسپا کر دی گئیں۔ انگلستان کے مشرقی ساحل کے قریب جرمن سرنگوں سے ٹکرا کر دو برطانوی جہاز غرق ہو گئے۔ نیز چار تجارتی جہازوں کا پتہ نہیں ملتا۔ خیال ہے کہ شاید وہ بھی ڈوب گئے ہیں۔

ملک معظم برطانیہ نے اپنے فرانس میں قیام کے دوران میں میگنٹ لائن کا معائنہ کیا برطانوی سپاہیوں سے ملاقات کی۔ اور دو ہوابازوں کو اپنے ہاتھ سے تمغے دیئے۔

شمالی فن لینڈ میں دونوں فوجوں میں شدید جنگ ہو رہی ہے۔ فنش سپاہیوں کی مردانگی نے روسی پیش قدمی کو بالکل روک دیا ہے۔ فن طیاروں نے روس کے وسیع علاقے پر دیکھ بھال کی۔ ایک روسی فوجی دستہ نیز ایک ریلوے لائن پر بم برسائے۔ اور سخت نقصان پہنچایا۔

لاہور ۱۱ دسمبر۔ آج پنجاب اسمبلی میں امداد مقروضین کے ترمیمی بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک وزیر اعظم نے پیش کی۔ حزب مخالف نے اسے رائے عامہ کے لئے مشتہر کرنے کی تحریک کی۔ جو ایک کے مقابلہ میں ۸۶ ووٹوں سے گر گئی۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہماری موجودہ حکومت کے قیام کے اڑھائی سالہ عرصہ میں زمینداروں کے اسی فیصدی کاغذی قرضوں کا صفایا ہو چکا ہے۔ باقی بیس فی صدی اصل زر ہے جسے زمیندار ضرور ادا کریں گے۔

جنیوا ۱۱ دسمبر۔ لیگ آف نیشنز اسمبلی کی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ روس اور فن لینڈ کو بذریعہ تار ہدایت کی جائے کہ جنگ فوراً بند کر دیں۔ اور اسمبلی کے زیر اہتمام گفت و شنید کے ذریعہ اختلاف طے کریں۔ جواب کے لئے ۲۴ گھنٹے دیئے گئے۔

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ ماسکو کے ریڈیو سے یہ خبر براڈ کاسٹ کی گئی ہے۔ کہ جرمن مال کی ضبطی کے متعلق برطانیہ کے فیصلہ کے خلاف سوویٹ گورنمنٹ نے احتجاجی نوٹ ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ یہ اقدام بین الاقوامی قوانین کے خلاف ہے اگر اس طرح روس کے مفاد کو کوئی نقصان پہنچا۔ تو اس کی ذمہ داری برطانیہ پر ہوگی

"الفضل" کا "جوبلی نمبر" کس شان کا ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کم از کم ایک سو صفحہ حجم۔
تین درجن کے قریب فوٹو کی تصاویر۔
مضامین نہایت اعلیٰ پایہ کے۔
قیمت عام پرچہ فی کاپی ۸ ر۔ خاص پرچہ فی کاپی ۱۲ ر
چھپائی شروع ہو چکی ہے۔ خریداری کی درخواستیں اور قیمت جلد ارسال فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

ہیلسنکی ۱۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی افواج اہل فن لینڈ کے خلاف زہریلی گیس کا استعمال کر رہی ہیں۔ پیٹسمو کے نزدیک سرچ لائٹوں کی مدد سے سخت خونریز جنگ ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ جرمنی کی طرف سے یہ ہمیشہ کہا جاتا ہے کہ جنگ کا زیادہ بوجھ فرانس پر ہے۔ اور برطانیہ اپنا حصہ پورا ادا نہیں کر رہا۔ آج برطانوی پریس میں یہ خبر جلی عنوانات سے شائع ہوئی ہے کہ برطانوی افواج نے پوری سرگرمی کا اظہار شروع کر دیا ہے۔ اب انہوں نے مساوی بوجھ اٹھا لیا ہے جس طرح کہ گذشتہ جنگ کے موقع پر اٹھایا تھا۔

ہیلسنکی ۱۱ دسمبر۔ فنش پارلیمنٹ نے تمام دنیا کے ممالک کے نام اپیل شائع کی ہے۔ کہ اس کمزور ملک کو تن تنہا میدان جنگ میں لڑنے کے لئے نہ چھوڑ دیا جائے۔ بلکہ تمام مہذب اقوام کو اس کی مدد کرنی چاہیئے۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خودبخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن لیجئے بعد استعمال پھر وزن لیجئے ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال کرنے سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنائے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس اصلاح اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۱۳ لکھنؤ

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

کرسمس اور نوروز کی تعطیلات کے لئے رعائتیں

آئندہ کرسمس اور نوروز کی تعطیلات کے لئے ۱۴ دسمبر سے لے کر ۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء تک ٹکٹ جو ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہو سکیں گے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل شرح سے جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ یکطرفہ مسافت سو میل سے زائد ہو۔ یا ۱۰۱ میل کا رعایتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔

اوّل اور دوم درجہ ..... ۱ ½ کرایہ درمیانہ اور سوم درجہ ..... ۱ ½ کرایہ

چیف کمرشل مینجر

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان کے چند خاص الخاص مرکبات

اسی عنوان کی ایک قسط آپ گذشتہ کسی پرچہ میں پڑھ چکے ہیں۔ مزید برآں حسب ذیل اشیاء ہیں:

(۱) **منجن بلنظیر ۱** دانتوں اور مسوڑھوں کے جملہ امراض میں مفید ہے۔ پائی اوریا کو رفع کرتا ہے۔ ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ دانتوں کو صاف کر کے موہنہ کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ اور موتی کی طرح چمکا دیتا ہے۔ مسوڑھوں کے ورم۔ خون آنے اور پھول جانے کا عمدہ علاج ہے۔ رات کو استعمال کیا جاتا ہے

(۲) **منجن بلنظیر ۲** یہ منجن مذکورہ بالا منجن کا جزو ثانی ہے۔ جو صبح کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) **سرمہ جواہرات** یہ سرمہ لاجواب ہے۔ اس میں یاقوت۔ زمرد۔ نیلم۔ سچے موتی۔ عقیق۔ فیروزہ وغیرہ تیرہ ۱۳ قسم کے جواہرات ہیں۔ اپنے رنگ میں لاثانی دوا ہے۔ جو کہ آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ ہر ایک وہ جواہر جو آنکھ کی کسی نہ کسی بیماری کے لئے مفید ہے۔ مناسب وزن کے ساتھ اس میں ڈالا گیا ہے

(۴) **سرمہ رفیق بصارت** دھند کے لئے اکسیر ہے۔ پانی کا آنا بند کرتا ہے۔ خارش کو دور کرتا ہے۔ چند روز میں آنکھ کو عینک سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ کئی لوگ تجربہ کر چکے ہیں۔ کئی شہادتوں میں سے ایک ملاحظہ ہو"۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت تحریر فرماتے ہیں:" مجھے خانصاحب حکیم عبدالعزیز صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام کا طبیہ عجائب گھر دیکھنے کا موقعہ ملا۔ میں علیٰ وجہ البصیرت تصدیق کرتا ہوں کہ خانصاحب موصوف کو اصلی ستھری اور مفید ادویہ رکھنے کا شوق حد افراط تک پہنچا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے بنفشہ۔ الائچی خورد یا بعض اور ادویہ جن کی مجھے ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ ہمیشہ حکیم صاحب سے ہی خرید تا ہوں۔ امید ہے۔ کہ احباب ان کی ادویہ سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں گے"۔ فہرست مفت طلب کریں

سید محمد اسحٰق

ایک نئی سروس

ٹیلیفون نمبر ۴۸۱۷

اہالیٔ لاہور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے پارسل جو لاہور سٹیشن تک پہنچتے ہیں۔ ان کی جائے رہائش پر تقسیم ہوں۔ تو انہیں ٹیلیفون نمبر ۴۸۱۷ کو بلانا چاہیئے۔ اور متوقع پارسل کی تفصیلات دینی چاہئیں۔ ان کی درخواست درج رجسٹر کر لی جائے گی۔ اور پارسل جلد سے جلد ڈیلیوری سکیم کے ذریعہ ان تک پہنچا دیا جائے گا۔ اس سروس کے لئے زائد اجرت دو آنے فی پارسل ہے۔ اور یہ حقیر سی رقم اس تمام تکلیف اور خرچ سے جو ریلوے پارسل آفس سے لینے میں برداشت کرنا پڑتا ہے بچاتی ہے۔

چیف کمرشل مینجر این ڈبلیو ریلوے لاہور

ضروری اعلان جن مخلصین نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں کم از کم ایک نیا احمدی بنانے کا عہد کیا تھا۔ اور پھر اس عہد کو پورا کر دیا سیکرٹریان تبلیغ کو چاہیئے کہ اسم وار رپورٹ معہ تعداد نومبائعین جلد بھجوائیں۔

مہتمم دعوۃ عامہ نظارۃ دعوۃ و تبلیغ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہے دعائے صحت کی جائے :-

آج سید عبد الجلیل شاہ صاحب کے ہاں جو ڈاکٹر میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے داماد ہیں لڑکا پیدا ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے صبح بچہ کے کان میں اذان کہی۔ مبارک ہو۔

ٹباویہ (جاوا) سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل مبلغ جاوا ۹ نومبر کو قادیان کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب مولوی صاحب کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا کریں ؛

گیانی واحد حسین صاحب شاہدرہ سے واپس آ گئے ؛

کیونکہ کچھ نہ کچھ تو دل خوش کرنے کے لئے ہونا چاہئے۔ پھر **مسلمانوں کو ان کے موعود انعامات** بہت ہی تھوڑے عرصہ میں حاصل ہو گئے کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم کو جتنے وقت میں کامیابی حاصل ہوئی تھی اس کے ایک تہائی زمانہ میں انہوں نے کامیابیاں دیکھ لیں۔ اس لئے ان کو بھی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کہ ایسے مظاہرے کرتے۔ اور نقلیں کرتے۔ ہمارا زمانہ بھی عیسوی زمانہ کے نقش قدم پر ہے اور اس کے لئے آہستہ آہستہ ترقی موعود ہے۔ اس لئے ہمارے لوگوں میں بھی لازماً گدگدی پیدا ہوتی ہے کہ اگر ابھی فتح دور ہے۔ تو فتح کے زمانہ کی نقل تو بنائیں۔ ہندوؤں میں بعض قومیں مثلاً بھابڑے ایسے ہیں۔ جو گوشت کبھی نہیں کھاتے۔ اور اس بارہ میں بڑی احتیاط کرتے ہیں۔ مگر چونکہ اپنے ہمسائے میں ان کے کانوں میں ایسی آوازیں آتی رہتی ہیں۔ کہ ذرا ایک بوٹی اور دینا۔ یا یہ کہ آج کباب بنائے ہیں۔ اور پھر گوشت کی خوشبو بھی آتی ہے۔ اس لئے ان میں سے بعض کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ جب گوشت کا بہت شوق پیدا ہو تو بڑیاں بنا لیتے ہیں۔ اور پھر ان کو ہی بوٹیاں فرض کر لیتے ہیں۔ اور آپس میں کہتے ہیں۔ کہ ایک بوٹی مجھے بھی دینا ذرا شوربا اور ڈال دینا وغیرہ اور اس طرح وہ بڑی کو بوٹی کہہ کر اپنے دل کو تسلی دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ لڑکیوں کو دیکھ لو۔ خدا تعالےٰ نے ان کی **فطرت میں اولاد پیدا کرنا** اور اس سے محبت کرنا رکھا ہوتا ہے مگر ابھی ان کی عمر اتنی نہیں ہوتی کہ ان کی شادی ہو۔ اور اولاد ہو اس لئے وہ گڑیا بنا لیتی ہیں۔ اور اسی سے پیار کرتی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ لاؤ اسے دودھ دیں۔ میری بچی روتی کیوں ہے وغیرہا وغیرہا۔ یہ ان کی فطرت کا تقاضا ہوتا ہے۔ مگر زمانہ ابھی آیا نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ ایسی باتوں سے ہی دل بہلا لیتی ہیں۔ میں ڈرتا ہوں۔ بلکہ میں اس کے آثار دیکھ رہا ہوں۔ کہ اس قسم کے نقص جماعت میں پیدا نہ ہو جائیں۔ مظاہرات کی طرف طبیعت فطرتاً مائل ہوتی ہے۔ اور لوگ چاہتے ہیں۔ کہ چراغاں کیا جائے اور جلوس نکالے جائیں۔ چاہے کتنی قیدیں لگا دو۔ پھر بھی کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر ایسا کر ہی لیا جاتا ہے۔ یہاں خلافت یا خلافت جوبلی کا سوال نہیں بلکہ اہم سوال یہ ہے کہ ہم نے **اسلام کی تعلیم** کو قائم رکھنا ہے۔ خلافت تو الگ رہی نبوت بھی اسلامی تعلیم کے تابع ہے کیونکہ اسلام دائمی صداقت کا نام ہے۔ اور ہر عقلمند شخص یہ تسلیم کرے گا۔ کہ دائمی صداقت انبیاء پر بھی بالا ہے۔ دائمی صداقت کو انبیاء کے لئے قربان نہیں کیا جاتا۔ بلکہ انبیاء اس کے لئے اپنی جانیں قربان کرتے ہیں اور ہمیشہ ادنےٰ چیز اعلےٰ کے لئے قربان کی جاتی ہے اعلےٰ ادنےٰ کے لئے نہیں قرآن کریم نے یہ کہیں نہیں کہا۔ کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان خطرہ میں ہو۔ تو توحید کو قربان کر دیا جائے صداقت اور حق کو قربان کر دیا جائے۔ یہ کہا ہے کہ اے محمدؐ قرآن کی خاطر تو اپنے آپ کو قربان کر دے پس **صداقت انبیاء سے بھی بالا چیز ہے۔** انسان خواہ وہ نبی ہو۔ یا نبیوں کا سردار بہر حال صداقت کے تابع ہے۔ جہاں تک صداقت کی اشاعت کا تعلق ہوتا ہے۔ نبی بے شک بمنزلہ سورج کے ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے ذریعہ صداقت قائم ہوتی ہے۔ صداقت کو شہرت اور عزت ان کے ذریعہ ہی ملتی ہے۔ اس لئے تمثیلی طور پر اللہ تعالےٰ ان کو سورج بھی قرار دیتا ہے۔ ورنہ حقیقتاً وہ قمر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تمام انبیاء الحق یعنی خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں جو اصل صداقت ہے۔ قمر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کو سورج کہنا ایسی ہی بات ہے۔ جس طرح ماں باپ کی عزت ہر مذہب میں ضروری ہے۔ اور اسلام نے تو اس پر زیادہ زور دیا اور فرمایا ہے۔ کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ قرآن کریم کا حکم ہے۔ کہ ان کے سامنے اُف تک نہ کرو۔ مگر باوجود اس کے ماں باپ اپنے بچے کو کہتے ہیں۔ کہ میں قربان جاؤں واری جاؤں۔ ان کا یہ کہنا مقام کے لحاظ سے نہیں ہوتا۔ بلکہ **اظہار محبت کے لئے** ہوتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کبھی شمس بھی کہلاتے ہیں۔ مگر اصل مقام ان کا الحق کے مقابلہ میں قمر کا ہی ہوتا ہے اس کی ایسی مثال ہے۔ جیسے کسی دن جب جو بالکل صاف ہو۔ مطلع بالکل ابر آلود نہ ہو۔ چاند چودھویں کا ہو اور وہ تمام باتیں جن سے روشنی تیز ہوتی ہے۔ موجود ہوں۔ تو کوئی شخص کہے۔ کہ آج چاند کیا ہے۔ سورج ہے۔ اس کے معنے یہی ہوں گے۔ کہ آج چاند سورج سے اتنا مشابہ ہے۔ کہ اس کا دوسرا نام رکھنا ٹھیک نہیں۔ اس لئے بالکل وہی نام دینا چاہئے۔

تو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ایسے مواقع پر ہمیشہ شریعت کی حفاظت اور اسے سب باتوں پر مقدم رکھنا چاہئے جلوس وغیرہ **اسلام میں ثابت نہیں** ہیں۔ یعنی ایسے جلوس جیسے آج کل نکلتے ہیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ دوسرے شہروں میں جو جلوس وغیرہ نکلتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں قادیان کے جلوس اسلامی جلوس کے سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ مگر پھر بھی مجھ پر یہ اثر ہے۔ کہ قادیان میں جو جلوس نکلتے ہیں۔ وہ بھی خالص اسلامی جلوسوں کے مشابہ نہیں ہیں۔ اسلام کے زمانہ میں ہمیں یہ تو نظر آتا ہے تاریخ سے ثابت ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کے عمل سے یہ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت مسلمین جمع ہو کر خاص بازاروں میں سے گزر رہی ہے۔ اور جب لوگ ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں تو کسی تکلف کے بغیر ایک دوسرے کو بلند آواز سے سلام کہتے ہیں۔ یا تکبیر و تحمید کرتے ہیں۔ مگر یہ کہ ایک شخص شعر پڑھتا ہے اور دوسرے اس کے پیچھے گنگناتے جاتے اور وہی شعر پڑھتے ہیں۔ یہ کہیں سے ثابت نہیں۔ میں تو خیال کیا کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی مجھے ایسا کرنے کے لئے کہے۔ اگر تو وہ حاکم مذہب ہو۔ جس کی اطاعت ضروری ہے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ میں کبھی ایسا نہ کر سکوں۔

296

میری فطرت اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مجھے تو یہ جلوس دیکھ کر بچپن کا وہ زمانہ یاد آجاتا ہے۔ جب بچے اکٹھے ہو کر کھیلا کرتے تھے۔ اور ایک دوسرے کی کمر کو پکڑ کر کہتے تھے۔ کہ ہم بکرا لینے آئے ہیں۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ اس سے منع کیا ہے۔ مگر پھر بھی بعض لوگ اسی طرح کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر سنجیدگی سے کام لیا جائے۔ تو ایسے موقعہ پر

دل میں ذکر الٰہی

کرنا چاہئیے۔ ہاں جیسا کہ سنت ہے جب کوئی دوسری جماعت سامنے آتی ہوئی نظر آئے۔ تو تکبیر اور تسبیح و تحمید کرنی چاہئیے۔ اسلام بے شک شعر پڑھنے اور سننے کی اجازت دیتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ ثابت ہے مگر

اس قسم کا کورس

میں نے اسلام میں کہیں نہیں دیکھا۔ (کورس سے مشابہ ایک صورت اسلام میں ہے۔ اور وہ امام کے پیچھے آمین کہنے کی ہے۔ اسی طرح بعض آیات قرآنیہ کے جواب میں بعض فقرات کہے جاتے ہیں۔ لیکن یہ اول تو نماز میں ہوتا ہے۔ دوسرے نماز میں ادب خاص سنجیدگی کے ساتھ ہوتا ہے۔ بازاروں میں اس طرح کرتے پھرنے کی مثال پر۔ اور شعر پڑھ پڑھ کر ایسا کرنے کے متعلق میں اسوقت بات کر رہا ہوں۔ اور اس کی مثال مجھے نہیں ملی) حالانکہ جہاں تک کوشش ہو سکتی ہے۔ میں نے اسلامی تاریخ کا مطالعہ بہت لمبا اور گہرا کیا ہے۔ اگر کسی اور کو اس کی کوئی مثال معلوم ہو۔ تو وہ مجھے بتا دے۔ میں تسلیم کر لوں گا۔ مجھے اسلامی تاریخ میں یہ تو ملتا ہے۔ کہ عورتیں مل کر شعر پڑھتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے۔ تو ان کے استقبال کے لئے عورت مرد نکلے۔ اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے تو انہوں نے شعر بھی پڑھے۔ مگر یہ

اس زمانہ کی بات ہے۔ جب اہل مدینہ اسلام سے اچھی طرح واقف نہ تھے اس وقت عورتوں نے جو شعر پڑھے وہ اس طرح شروع ہوتے تھے۔

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع

یعنی آج ہم پر

چودھویں رات کا چاند

فلاں گوشے سے طلوع ہوا ہے۔ یہ سب لوگ استقبال کے لئے باہر نکلے تھے۔ اور جب آپ کو دیکھا۔ تو یہ شعر پڑھنے لگے۔ مگر یہ وہ زمانہ تھا جب ان لوگوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح دیکھا بھی نہ تھا۔ بلکہ یہ وہ زمانہ تھا جب ان لوگوں نے آپؐ کے ساتھ یہ معاہدہ کیا تھا۔ کہ اگر آپ پر کوئی دشمن مدینہ میں حملہ آور ہوگا۔ تو ہم آپ کی مدد کریں گے۔ لیکن اگر آپ مدینہ سے باہر لڑنے جائیں۔ تو ہم پر کوئی ذمہ واری نہ ہوگی۔ مگر اس سے زیادہ پھر بھی ثابت نہیں۔ کہ لوگوں نے جمع ہو کر شعر پڑھے۔ یہ ثابت نہیں کہ تکلف کے ساتھ ایک پہلے شعر پڑھتا ہے۔ دوسرے اس کے پیچھے ٹکٹے جاتے ہیں۔ اور بعد میں اس کے شعر کو یا اس کے ٹکڑے کو دہرا دیتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود

شعر پڑھوا کر

سنتے تھے۔ بعض بیوقوف اس پٹھان کی طرح جس نے کہہ دیا تھا کہ خوہ محمد صاحب کا نماز خراب ہو گیا۔ اس کو جائز نہیں سمجھتے۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود کہہ کر بعض دفعہ شعر پڑھواتے تھے۔ جہاد کو جاتے ہوئے خوش الحانوں سے کہہ کر شعر پڑھوانا تو حدیثوں میں کثرت سے ثابت ہے۔ پھر حدی خوانی تو عربوں کی مشہور رہی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے منع نہیں فرمایا۔ اونٹ شعر پر عاشق ہوتا ہے اور اسے سن کر تیز چلتا ہے۔ تو اس قسم کی

شعر خوانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں

ثابت ہے۔ اپنے بے تکلف دوستوں کی مجالس میں میں بھی بچپن میں شعر پڑھ لیا کرتا تھا۔ اب تو گلے کی تکلیف کی وجہ سے خوش آوازی ہی باقی نہیں رہی شعر کیا پڑھنا ہے۔ اور اگر ہو بھی۔ تو مجلس میں شعر پڑھنے سے مجھے حجاب ہے۔ مگر اس کے باوجود میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ میری

فطرت کے خلاف

ہے۔ بچپن میں میں پڑھتا رہا ہوں۔ لیکن جس طرح یہاں جلوسوں میں کیا جاتا ہے۔ اس طرح میں نے کبھی کیا ہے اور نہ میری فطرت اسے برداشت کر سکتی ہے۔ ہاں بعض ادعیہ حدیثوں سے ثابت ہیں۔ ان کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شعر بھی ہوتے تھے اور پڑھے بھی جاتے تھے۔ اور وہی طریق اب تم بھی اختیار کر سکتے ہو مگر آپ کے فعل پر زیادتی کی کیا ضرورت ہے

جلوس کی صورت میں جمع ہو کر چلنا

ثابت ہے۔ اور پھر یہ بھی ثابت ہے کہ جب دو جماعتیں آپس میں ملیں۔ تو بلند آواز سے تکبیر یا تسبیح و تحمید بھی کریں عید کے موقعہ پر بھی ایسا کرنے کا حکم ہے۔ اور ہم کرتے ہیں۔ مگر یہ جلوس نکالنے والے عید پر تکبیر اور تسبیح و تحمید نہیں کرتے۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ عید کے روز بھی یہ اسی طرح بلند آواز سے تکبیر اور تسبیح و تحمید کہتے ہوئے جائیں۔ میرا گلا خراب ہے میں خوش الحانی کے طور پر صرف اونچی آواز نکال سکتا ہوں ہلکی نہیں نکال سکتا۔ اور اگر آہستہ تلاوت کرنا چاہوں یا شعر پڑھنا چاہوں۔ تو آواز مونہہ میں ہی رہ جاتی ہے۔ یا تو آواز بالکل چھوٹی نکلے گی یا بہت بڑی مگر پھر بھی میں کوشش کر کے بڑی عید کے موقعہ پر جب ایسا کرنے کا حکم ہے۔ تکبیر اور تسبیح و تحمید کرتا ہوں۔ مگر یہ جلوس نکال کر شور کرنے والے چپ کر کے پاس

سے گذر جاتے ہیں۔ پس اگر اس رنگ میں جو کہ میں نے بتایا ہے۔ اور جو

اسلامی جلوس کا رنگ

ہے کر لیا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ اس طرح ذکر الٰہی کی کثرت ثواب کا بھی موجب ہے۔ اور دوسرے اگر نقل کریں۔ تو ان کے دلوں میں بھی خدا کی بڑائی پیدا ہوگی اور پھر ان کو بھی ثواب ہوگا۔ لیکن جس طرح یہاں عام طور پر جلوس نکالے جاتے ہیں۔ ان کا ثبوت اسلامی تاریخ میں نہیں ملتا۔ اسی طرح

چراغاں کا سوال

ہے۔ مجھ سے میری ایک لڑکی نے سوال کیا۔ اس نے کہا۔ میں نے اپنے فلاں عزیز سے پوچھا تھا۔ تو اس نے کہا۔ کہ مجلس شوریٰ میں حضرت امیر المومنین نے چراغاں کرنے سے جماعت کو منع کیا تھا۔ افراد کو نہیں۔ میں نے کہا ہاں یہ درست ہے مگر اسقدر بات بالکل درست تھی۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ میں نے افراد کو منع نہیں کیا تھا۔ مگر اسوقت افراد کا سوال بھی تو پیش نہ تھا۔ پھر اس کے بعد یہ بازگشت میرے کانوں میں آئی شروع ہوئی۔ کہ افراد بے شک چراغاں کریں۔ حالانکہ شوریٰ کے موقعہ پر جماعت کو منع کرنے کے یہ معنے نہیں تھے کہ افراد بیشک کریں۔ اسوقت چونکہ جماعت ہی کے بارہ میں مجھ سے سوال کیا گیا تھا۔ میں نے اتنا ہی جواب دے دیا۔ افراد کے متعلق نہ مجھ سے پوچھا گیا۔ اور نہ میں نے بتایا۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑھیا عورت آئی جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلی تھی۔ اس کے ساتھ بوجہ اس کے کہ وہ عمر میں بڑی تھی آپ اس قسم کی بے تکلفی فرمالیتے تھے جیسا کہ بڑوں سے انسان کر لیا کرتا ہے۔ اس نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ کیا میں جنت میں داخل ہوں گی۔ آپ نے فرمایا۔ کوئی بڑھیا جنت میں داخل نہیں ہو سکے گی۔ درحقیقت اس کا سوال بیوقوفانہ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پتہ کہ کون جنت میں داخل ہوگا۔ پس آپ نے سوال کے رنگ میں ہی جواب دیا۔ اور فرمایا کہ کوئی بڑھیا جنت میں داخل نہیں ہوگی۔ اسکا مطلب یہ تھا کہ جنت میں سب جوان ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخر

جنت کی نعماء

حظ اٹھانے کے لئے ہیں۔ اور اگر نہ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت ہو۔ کمر جھکی ہوئی ہو۔ آنکھیں بصارت کھو چکی ہوں۔ تو جنت کی نعماء سے انسان کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پس آپ کا جواب بالکل درست تھا۔ اور سوال کے مطابق الفاظ میں دیا گیا تھا۔ اس عورت نے نہ غور کیا اور نہ آپ سے پوچھا بلکہ یہ بات سنتے ہی رونے لگ گئی۔ اس پر آپ نے فرمایا تم روتی کیوں ہو۔ اس نے کہا اس لئے کہ آپ فرماتے ہیں تو جنت میں داخل نہیں ہو گی۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے یہ تو نہیں کہا۔ کہ تم داخل نہیں ہو گی۔ میں نے تو کہا ہے۔ کہ کوئی بڑھیا داخل نہیں ہو سکے گی۔ اور یہ صحیح بات ہے۔ کیونکہ جنت میں سب جوان ہو کر داخل ہوں گے۔ تو اسی رنگ میں اپنا لڑکی کو جواب دیا اور کہا کہ میں نے افراد کو چراغاں سے منع نہیں کیا تھا۔ میرا مطلب یہ تھا۔ کہ شوریٰ میں سوال ہی جماعت کا تھا۔ ورنہ مذہبی خوشیوں کے مواقع پر

چراغاں شریعت سے ثابت نہیں

ہاں عیسائیوں سے ثابت ہے۔ بعض نقال کہدیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بادشاہ کی جوبلی پر چراغاں کیا۔ مگر بادشاہ کی جوبلی پر تو میں بھی کرنے کو تیار ہوں۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا خلافت جوبلی پر بھی ایسا کرنا جائز ہے۔ ہمیں کئی ہندو ملتے ہیں۔ اور ہاتھ سے سلام کرتے ہیں۔ اور جواب میں ہم بھی اس طرح کر دیتے ہیں۔ مگر مسلمان کو تو اس طرح نہیں کرتے۔ بلکہ اسے تو السلام علیکم کہتے ہیں۔ تو جن چیزوں کی حرمت ذاتی نہیں بلکہ نسبتی ہے۔ بلکہ حرمت ہے ہی نہیں۔ صرف کراہت ہے۔ ایسے ہم اپنے لئے تو اختیار نہیں کر سکتے ہاں دوسرے کے لئے کرنے کو تیار ہیں۔ جب ترکی سفیر حسین کامی یہاں آیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک خاص آدمی بھیجکر لاہور سے اس کے لئے سگریٹ اور سگار منگوائے کیونکہ قرآن کریم میں تمباکو کا ذکر نہیں آتا صرف قیاس سے اس کی کراہت ثابت کی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اس سے کراہت کرتے تھے۔ مگر مہمان کے لئے لاہور سے منگوائے۔ اسی طرح چراغاں اپنی ذات میں بے شک منع نہیں۔ سب لوگ اپنے گھروں میں لیمپ یا دئے وغیرہ جلاتے ہیں۔ اس لئے غیروں کی دلجوئی اور انہیں خوش کرنے کے لئے ان کی کسی تقریب پر چراغاں کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اب بھی اگر

بادشاہ یا حکومت کی کوئی تقریب

ہو۔ اور وہ کہے کہ چراغاں کرو۔ تو ہم کر دیں گے۔ کیونکہ حکومت کی عزت ہم پر خدا تعالےٰ کی طرف سے واجب ہے اور ایسا کر دینے سے ہمارا خدا بھی ہم سے خوش ہوگا۔ اور حکومت بھی۔ مگر یہی بات ہم اپنی کسی مذہبی تقریب پر اختیار نہیں کر سکتے۔ اگر تو حکم کے ماتحت چراغ جلاتے ہیں۔ تو ہمیں ثواب بھی پہنچتا ہے۔ کہ ہم نے حکم مانا۔ یہ جلانا ضائع نہیں جائے گا۔ ورنہ یوں کسی غریب کو روٹی کھلا دینا اس سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ کہ انسان گھر میں پندرہ بیس دیئے جلالے دیئے جلانے میں کم سے کم ڈیڑھ دو آنہ کا تیل تو ضائع ہوگا۔ اور اتنے پیسوں میں دو غریبوں کا جو فاقہ سے تڑپ رہے ہوں۔ پیٹ بھرا جا سکتا ہے۔ بتاؤ یہ اچھا ہے۔ کہ دیئے جلا کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا لی جائے۔ یا کسی غریب کا پیٹ بھر کر اللہ تعالےٰ کو خوش کیا جائے تو چراغاں کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور نہ اس کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ شریعت نے صدقہ کا حکم دیا ہے اور اس سے کئی فوائد بھی ہیں اس طرح کئی لوگوں کی طرف جن کا ہمیں پتہ بھی نہیں ہوتا۔ توجہ ہو جاتی ہے۔ اور پھر دوسرے کی مصیبت اور اپنی خوشی کے موقعہ پر اس کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ پس ایسی تقریبات کے موقعہ پر ہمیں خیال رکھنا چاہئے۔ کہ یورپین لوگوں کی نقل نہ ہو۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نقل ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ بعض لوگوں کے متعلق فرمائے گا۔ کہ ان کو جنت میں اعلےٰ انعام دو۔ میں بھوکا تھا۔ انہوں نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں ننگا تھا۔ انہوں نے مجھے کپڑے پہنائے۔ وہ لوگ استغفار پڑھیں گے۔ اور کہیں گے۔ یا الٰہی یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ تو بھوکا پیاسا یا ننگا ہو۔ اور ہم کنگال کیا حیثیت رکھتے تھے۔ کہ تجھے کھانا کھلاتے یا کپڑے پہناتے۔ مگر اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ کہ نہیں تم نے ایسا ہی کیا۔ جب کہ میرے غریب بندے بھوکے تھے۔ اور تم نے ان کو کھانا کھلایا۔ وہ پیاسے تھے تم نے انہیں پانی پلایا۔ وہ ننگے تھے۔ اور تم نے انہیں کپڑے پہنائے۔ غور کرو یہ

کتنا عظیم الشان درجہ

ہے۔ جو غریبوں کو کھانا کھلانے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور خوشیوں کو ایسے رنگ میں منانے سے ہو سکتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مگر تیل خرچ کر دینے پر خدا تعالےٰ کیا کہہ سکتا ہے۔ کیا وہ کہے گا۔ کہ ان میرے بندوں کو جنت میں اعلیٰ درجہ کے انعام دو۔ کیونکہ یہ بازار سے تیل خرید کر لائے۔ بہت سے دیئے جلائے اور اس طرح اپنی آنکھیں تو خوش کر لیں۔ مگر میرے کسی بھوکے اور پیاسے بندے کی خبر نہ لی۔ یہ فقرہ اللہ تعالےٰ کی زبان پر سجتا نہیں۔ مگر وہ دوسرا فقرہ تو دل کو لگتا ہے اور اس سے ایسا درد پیدا ہوتا ہے کہ ہر انسان کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ کسی طرح اسے خدا تعالےٰ سے اپنے لئے سن لے۔ مگر یہ تو ایسا ہے کہ نہ اسے کان برداشت کر سکتے ہیں۔ اور نہ خدا تعالےٰ کی زبان سے زیب دیتا ہے۔ پس جو کرنا چاہو کرو۔ لیکن

شریعت کے مطابق

کرو۔ اور ایسے رنگ میں کرو۔ کہ دنیا بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکے جب تمہارے کام دنیا کے لئے مفید بن جائیں گے۔ تو خدا تعالےٰ دنیا کے دوسرے کاموں کو بھی تمہارے لئے مفید بنا دیگا۔ جب تم لوگوں کے لئے اپنے کاموں کو مفید بناؤ گے۔ تو خدا تعالےٰ دوسروں کے کام تمہارے لئے مفید بنا دے گا۔

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں۔ اور جس کے لئے اب میں ایک دو منٹ سے زیادہ وقت نہیں دے سکتا یہ ہے کہ جلسہ سالانہ کے دن قریب ہیں۔ اس کے لئے دوستوں کو چاہئیے کہ اپنی خدمات اور مکانات بھی پیش کریں۔ جن کے دلوں میں یہ جوش اٹھتا ہے کہ جوبلی کے موقعہ پر شعر پڑھتے ہوئے چلتے جائیں انہیں چاہئیے کہ جلسہ پر آنے والوں کیلئے مکان بھی خالی کر کے دیں اور اپنی خدمات بھی پیش کریں۔ پس اگر جوبلی کے موقعہ پر خوشی منانا چاہتے ہو۔ تو اس کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ غرباء کو کھانا کھلاؤ۔ مکانات خالی کر کے مہمانوں کے لئے پیش کرو۔ اور اپنے افراد کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں فارغ کر کے خدمات کے لئے پیش کرو۔ یہ تو ٹھیک نہیں۔ کہ تم لوگوں کے لئے اعلان تو یہ کرو کہ آجاؤ آجاؤ اور اگر وہ آجائیں تو نہ انکے رہنے کیلئے کوئی مکان ملے۔ اور نہ کوئی خدمت کرنیوالا ہو۔ لوگ آئیں اور یہاں انکے لئے نہ رہائش کا انتظام ہو۔ اور نہ کوئی پوچھنے والا ہو۔ تو وہ یہی کہیں گے۔ کہ یہ کتنے بے حیا لوگ ہیں۔ پہلے تو شور کر رہے تھے۔ کہ آؤ آؤ اور اب آئے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ تم سے کوئی جان پہچان ہی نہیں۔ جب لوگ زیادہ آئیں گے تو ان کے کھانے پینے کے لئے بھی زیادہ اشیاء درکار ہوں گی۔ مکان بھی زیادہ درکار ہوں گے اور خدمت کرنے والے بھی زیادہ چاہئیں میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۵ جنوری ۱۹۴۰ء تک خاص رعایت
ہر قسم کے سویٹر مفلر اونی اور لیڈی کوٹ بنیان وغیرہ
خواجہ برادرز جنرل مرچنٹ انار کلی لاہور کی دوکان سے خرید فرمائیں

کہ منتظمین کا یہ خیال کہ اس موقعہ پر بہت زیادہ رؤسا آئیں گے۔ اور بیسیوں غیر احمدی امراء شامل ہوں گے صحیح نہیں۔ تمہارے دلوں میں بے شک طاقت اور

خلافت جوبلی کی عزت

ہوگی۔ مگر دوسروں کے نزدیک اس کی کیا عزت ہو سکتی ہے۔ پندرہ بیس غیر احمدی رؤسا تو ممکن ہے رونق دیکھنے کے لئے آجائیں۔ یا ممکن ہے کچھ احمدیوں کے دوست آجائیں۔ مگر یہ کہ ہزاروں دوڑے چلے آئیں گے غلط ہے۔ ان کے نزدیک خلافت جوبلی کی نہ کوئی قیمت ہے۔ اور نہ اہمیت۔ ایاز قدر خود بشناس۔ آج تمہاری کیا حیثیت ہے۔ کہ بڑے بڑے لوگ دوڑے چلے آئیں گے۔ آج اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو بے شک تمہاری قدر ہے مگر بڑے لوگوں کے نزدیک کوئی نہیں آج تو بعض جگہ ایک نمبردار بھی تمہارے پاس سے گزرتا ہے تو ناک چڑھا کر کہہ دیتا ہے۔ کہ یہ بے حیثیت لوگ ہیں۔ مگر تم سمجھتے ہو۔ کہ تمہاری بڑی اہمیت ہے۔ آج عزت

خدا تعالیٰ کے نظر میں تمہاری اہمیت

ہے۔ اس لئے تم اسی کی طرف توجہ کرو جس کے گھر میں تمہاری عزت ہے۔ اسی پر نگاہ رکھو۔ دنیاداروں کے نزدیک ابھی تمہاری عزت کوئی نہیں۔ بیشک ایک دن آئے گا جب ان کے نزدیک بھی عزت ہوگی۔ اور اس وقت یہ لوگ بھی کہیں گے۔ کہ ہم تو ہمیشہ سے ہی اس طرف مائل تھے۔ مگر ابھی وہ دن نہیں آیا۔ اس کے لئے ابھی بہت زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہے۔ جب وہ کرو گے تو وہ دن آئیگا۔ اور اس وقت بادشاہ بھی تمہاری طرف مائل ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم تو بچپن سے ہی اس طرف مائل تھے محض اتفاق ہے۔ کہ اب تک اس طرف آسکے۔ مگر اب تو معمولی نمبردار بھی ناک چڑھا کر گزر جاتا ہے۔ اور کہتا ہے معلوم نہیں کہ یہ کون لوگ ہیں اور کون نہیں۔

ہر زمانہ کی حیثیت علیحدہ

ہوا کرتی ہے۔ ایک زمانہ وہ بھی تھا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مخالفین نے مسجد کا دروازہ بند کر دیا۔ اور آپ کئی دفعہ گھر میں پردہ کرا کر لوگوں کو مسجد میں لاتے۔ اور بعض لوگ اوپر سے ہو کر آتے سال یا چھ ماہ تک یہ رستہ بند رہا۔ آخر مقدمہ ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے ایسے سامان کئے کہ دیوار گرائی گئی۔ بعض خوابیں بھی عجیب ہوتی ہیں۔

میں نے اس زمانے میں خواب دیکھا

کہ میں بڑی مسجد سے جا رہا ہوں۔ اور دیوار گرائی جا رہی ہے۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول تشریف لا رہے ہیں میں نے ان سے کہا۔ کہ دیوار گرائی جا رہی ہے۔ خدا کی قدرت ہے کہ پہلے ایک مقدمہ ہوا وہ فیل ہوا۔ دوسرا ہوا وہ ناکام ہوا۔ تیسرے میں کامیابی ہوئی۔ اور دیوار گرانے کا حکم ہوا اتفاقاً مسجد میں حضرت خلیفۂ اول درس دے رہے تھے۔ جب درس ختم ہوا۔ اور میں گھر کو چلا تو دیکھا کہ دیوار گرائی جا رہی ہے میں نے پیچھے دیکھا۔ تو حضرت خلیفۂ اول آرہے تھے۔ اور میں نے ان سے کہا کہ دیوار گرائی جا رہی ہے۔ بعینہ اسی طرح ہوا جس طرح میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں نے یہ خواب حضرت خلیفۂ اول کو سنائی ہوئی تھی۔ اور انہوں نے میری بات سنکر فرمایا۔ کہ تمہاری خواب پوری ہو گئی۔ پھر وہ بھی دن تھے۔ کہ چوک میں جہاں آجکل موٹریں گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں۔ اس کے سامنے لوگ جانور باندھنے کے لئے کیلے گاڑ کر جانور باندھ دیتے تھے۔ اور جب احمدی اندھیرے میں مہمان خانہ سے نماز کے لئے آتے تو ٹھوکریں کھا کر گرتے۔ مگر آج یہ زمانہ ہے کہ کہتے ہیں۔ قادیان میں احمدی ظلم کرتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ مان لو احمدی ظلم کرتے ہیں۔ مگر کیا یہ اللہ تعالیٰ کا نشان نہیں میں مان لیتا ہوں۔ کہ احمدیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل نہ کیا۔ مگر اس سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی

تو بہرحال ظاہر ہے۔ مانا کہ ہم ظالم ہو گئے مگر اس ظلم کی توفیق کا ہمیں ملنا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا پورا ہونا ہے۔ تم ہمیں ظالم مان لو۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تو ایمان لے آؤ۔

اس میں شبہ نہیں کہ غالباً جماعت کے لوگ اس سال زیادہ آئیں گے۔ گو بعض روکیں بھی ہیں۔ جنگ کی وجہ سے سرکاری ملازموں کو چھٹیاں نہیں مل سکیں گی یا کم ملیںگی اسلئے ان میں کمی کا امکان ہے۔ اس لئے ممکن ہے کمی بیشی اس طرح پوری ہو جائے لیکن بہرحال سمجھنا یہی چاہیئے۔ کہ اس سال پہلے سے زیادہ لوگ آئیں گے۔ اسلئے زیادہ مکانوں اور زیادہ خادموں کی ضرورت ہوگی۔ اور اگر واقعہ میں تمہارے دلوں میں خوشی ہے۔ تو اس کا اظہار اس طرح کرو کہ

زیادہ سے زیادہ مکانات

خالی کر کے دو۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدمات کے لئے پیش کرو۔ یہ ہم خرما و ہم ثواب کا موجب ہوگا۔ خوشی بھی حاصل ہو جائے گی۔ اور ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اور اگر ثواب کی نیت نہ ہو گی۔ تو میلہ ٹھیلہ تو ہو ہی جائے گا۔ میلوں میں کیا ہوتا ہے۔ جب لوگ جمع ہوتے ہیں۔ تو دیکھنے والے کو کیا مل جاتا ہے۔ کیا اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے یا اسے کوئی اور ذاتی خوشی حاصل ہوتی ہے لوگ کندھے سے کندھا لگاتے ہوئے چلتے ہیں۔ اور تمہاری باچھیں یونہی کھل جاتی ہیں۔ گویا تمہارے گھر میں ہن برس گیا تو

اجتماع میں اللہ تعالیٰ نے خوشی

رکھی ہے۔ حضرت خلیفۂ اول فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک مولوی میلوں کے خلاف بہت وعظ کیا کرتا تھا۔ اور کہا کرتا تھا کہ یہ بدعت ہے دنیا گمراہ ہو گئی۔ لوگوں نے سنت کو چھوڑ دیا۔ وہ کوئی مہینہ بھر پہلے ہی شور مچاتا رہتا۔ مگر جب میلہ کا دن آتا تو جبہ پہنے دوڑتا ہوا میلہ کیطرف چلدیتا۔ اور جب کوئی پوچھتا۔ کہ مولوی صاحب کہاں جا رہے ہیں۔ تو کہتا دنیا گمراہ ہو گئی سمجھانے جاتا ہوں۔ اور وہاں کونے میں کھڑا ہو کر تماشہ دیکھنے لگ جاتا۔ اور جب کوئی پوچھتا۔ کہ مولوی صاحب آپ یہاں کہاں۔ تو کہتا کہ حیران کھڑا ہوں کوئی سنتا ہی نہیں تو ہجوم

ایک ذریعہ خوشی کا

ہوتے ہیں۔ کسی روتے ہوئے شخص کو میلہ میں لے جاؤ۔ تو اس کی توجہ بھی ادھر ہو جائے گی۔ اور وہ خوش ہو جائے گا۔ حالانکہ ذاتی طور پر اس کے لئے خوشی کا کوئی سامان اس میں نہیں ہوتا۔ خواہ کوئی پیسہ کے پکوڑے بھی میلہ میں جا کر نہ کھائے خواہ کوئی بچہ میری گو راؤنڈ پر سوار نہ ہو سکے اور دھیلے کا کھلونا بھی نہ خرید سکے۔ مگر وہ ماں سے اصرار ضرور کرے گا۔ کہ میں میلہ میں ضرور جاؤں گا۔ تو ہجوم میں ایک خوشی انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ پس جو لوگ خدا کی خوشنودی کے لئے جوبلی میں ایک سبق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں تو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں مگر جو لوگ چاہتے ہیں۔ کہ جوبلی کی تقریب پر ہجوم زیادہ ہو۔ تا وہ زیادہ خوشی حاصل کر سکیں۔ ان کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ مکان بھی زیادہ خالی کر کے دیں۔ اور خدمات کے لئے زیادہ سے زیادہ نام پیش کریں۔ اور چندے بھی زیادہ دیں۔ ابھی تو میں اخباروں میں یہی شور پڑھتا ہوں۔ کہ چندہ پورا نہیں ہوا۔ پس اگر تمہاری عقیدت سچی ہے تو خوشی کا اظہار ایسے رنگ میں کرو کہ ثواب بھی ہو۔ اور خوشی بھی حاصل ہو جائے۔ اور اس کی یہی صورت ہے۔ کہ اپنے مالوں، جانوں اور مکانوں کی زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کرو۔

چیف بوٹ ہاؤس انار کلی لاہور کے ارزاں خوش وضع اور خوبصورت بوٹ پہنئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ کارگذاری مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء

عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ کی مساعی کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

وقار عمل

قادیان کے تمام حلقوں میں ہاتھ سے محنت و مشقت کا کام جاری رہا۔ مجلس دارالرحمت نے چار سڑکوں پر مٹی ڈالکر انہیں درست کیا گندے پانی کے نکاس کے لئے تین نالیاں نکالیں ایک نشیب کو مٹی ڈالکر پر کیا گیا۔ مجلس دارالفتوح مسجد کے صحن کی صفائی کرتی رہی۔ اور اس کے بعض حصوں کو مرمت کیا۔ نالی سے گھاس کاٹ کر اس کو صاف کیا اور مسجد کی تعمیر میں امداد دی۔ مجلس دارالبرکات نے مسجد کے ایک حصہ کو درست کیا۔ ایک نالی کھودی۔ ایک جنیاد جس کے ساتھ پانی کھڑا رہتا تھا۔ اس کی حفاظت کے لئے مٹی ڈالی۔ مجلس دارالعلوم نے نور ہسپتال کی مغربی سڑک پر مٹی ڈال کر اس کو درست کیا۔ مسجد نور کے صحن کو گھاس کھود کر صاف کیا۔ مسجد کے پانی کا پائپ صاف کیا۔ مجلس دارالفضل نے چار نالیاں درست کیں۔ دو گڑھے بنا کر ان میں روڑے ڈالے۔ مسجد کی نالی اور صحن کو صاف کیا۔ بارش کا جمع شدہ پانی نکال کر مختلف مقامات پر مٹی ڈالی گئی۔ دارالصناعت کے سامنے کے میدان میں مٹی ڈال کر بارش میں گذرنے کے لئے پٹڑی بنائی۔ مجلس ناصر آباد نالیوں کی صفائی کرتی رہی۔ نیز محلہ کا گند وغیرہ دور کیا جاتا رہا۔ مجلس قادر آباد نے شکستہ راستہ میں مٹی ڈالی اور مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ مجلس دارالسعۃ مسجد کی صفائی کرتی رہی۔ اس کے صحن میں ایک گڑھا تھا اسے پر کیا۔ ایک نئی نالی بنائی۔ اور ایک ۱۲۰ انی فٹ لمبی نالی کی صفائی کی گئی۔ مجلس دارالشیوخ نے دارالشیوخ کو اور شہر کی طرف جانے والے رستہ کو صاف کیا۔ مجلس حلقہ مسجد مبارک نے سڑک باب الانوار کو درست کیا۔

حلقہ وار ہاتھ کے کام کے علاوہ تمام مجالس کے اراکین نے ۲۰ ستمبر کو صبح ۷½ بجے سے ۱۲½ تک اکٹھے مل کر دارالرحمت اور دارالعلوم کی درمیانی سڑک پر کام کیا جس میں قادیان کے تمام احباب شریک ہوئے۔ ڈاب جہاں سے مٹی لائی جاتی تھی۔ اور سڑک کے وہ مقامات جہاں پر مٹی ڈالی جاتی تھی۔ آپس میں کافی فاصلہ پر تھے۔ بعض سیکشنز میں ۲۰۰ فٹ سے بھی زیادہ فاصلہ تک مٹی اٹھا کر لے جانی پڑتی تھی۔ تاہم خدا تعالےٰ کے فضل سے کام تسلی بخش ہوا۔ ۶۰۰ فٹ لمبی سڑک پر ۱۴۰۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔ اس کی تفصیلی رپورٹ الفضل مورخہ ۷ اکتوبر ۳۹ء میں شائع ہو چکی ہے۔

بیرونی مجالس

بیرونی مجالس میں سے چک ۲۳ جنوبی ضلع سرگودھا میں گاؤں کے ایک طرف جوہڑ اور سڑک کے مقام اتصال پر چالیس فٹ لمبا۔ ۱۲ فٹ چوڑا۔ اور ۲ فٹ گہرا گڑھا پر کر کے سڑک کو درست کیا گیا۔ جس سے لاریوں وغیرہ کی آمد و رفت میں بہت آسانی ہو گئی۔ خدام اپنے سروں پر مٹی اٹھا کر لاتے رہے۔ جمشید پور میں زمین کو کھود کر پتھر نکال کر دور پھینکے گئے۔ باڑ لگائی گئی۔ اور دروازہ کے سامنے اینٹوں کی دو رویہ لائن بنا دی گئی۔ تمام دوست ہر اتوار کو صبح چھ بجے کام شروع کر کے تین چار گھنٹے تک کرتے رہتے۔ کٹک میں رستہ سے کانٹے اور شیشے وغیرہ صاف کئے گئے۔ نالی صاف کی جاتی رہی۔ ملتان میں ماہ زیر رپورٹ میں چار یوم عمل منائے گئے۔ لائل پور میں مسجد اور اس کے کنوئیں کی صفائی کا التزام رکھا گیا۔ ایک اتوار کو مٹی و دیگر سامان کا پہلے انتظام کر کے یوم عمل منایا گیا۔ اور مسجد کی چھت کی لپائی کی گئی۔ برہمن بڑیہ بنگال میں علاقہ کی جماعتوں کی ایک مشورہ کمیٹی کے موقعہ پر مہمانوں کے کھانا پکانے اور کھلانے کا کام خدام نے کیا۔ کیرنگ اڑیسہ کی مجلس نے انجمن کے دفتر میں پلستر کے لئے ریت بچھائی پانی مہیا کیا۔ انجمن کے دفتر کے فرش کی مرمت کی۔ اکاڑہ میں مسجد میں مٹی ڈلوا کر صحن کو ہموار کیا گیا۔ اور مسجد کے پودوں کو پانی دیا جاتا رہا۔ چک ۲۷ گوکھووال میں مسجد کی مرمت کے لئے مٹی کے چار چھکڑے مہیا کئے۔ نصرت آباد میں سائے کے درختوں کو پانی دینے کے لئے ایک نالی بنائی گئی۔ کھاریاں میں ایک گلی میں بھرتی ڈالی گئی۔ محمود آباد میں گاؤں کی صفائی کی گئی۔ اور اچھا گو ہٹی میں ایک نشیب کو پر کیا گیا۔ ہابل چک میں مسجد کی نالی کی صفائی کی گئی۔ اور ایک گلی میں مٹی ڈالی گئی۔ امروہہ میں ایک مکان کی مرمت اور صفائی کی گئی۔ چک ۹۱/۹۳ میں سڑک کو ہموار کیا گیا۔ گڑھے پر کئے گئے۔ اور جھاڑیاں کاٹی گئیں چک ۳۳۳ دھنی دیو میں مسجد کی لپائی کی گئی اور اس کی دیوار بنائی گئی۔ غسل خانوں کی تعمیر کے کام کو تکمیل تک پہنچایا گیا۔ نواب شاہ سندھ میں ہر جمعہ کے دن مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ ملحقہ باغ میں پانی دیا جاتا رہا۔ اور لائبریری کے سامنے مٹی ڈال کر چبوترہ بنایا گیا۔ لائبریری کے اندر سفیدی اور لپائی کا کام کیا گیا۔ نئی دہلی میں تمام ممبران کا ایک جگہ جمع ہونا مشکل تھا۔ اس لئے ممبران اپنے طور پر ہاتھ کا کام کرتے رہے جس کی رپورٹ ہر ہفتہ لی جاتی رہی۔ ممبران کپڑے دھوتے۔ کھانا پکاتے۔ گھر میں جھاڑو دیتے برتن صاف کرتے کپڑے سیتے اور دیگر نج کے کام کرتے رہے۔ امرتسر میں دوست مسجد کی مرمت میں حصہ لیتے اور نگرانی کرتے رہے۔ نیز نالیاں صاف کرتے اور فرش پر پانی ڈالتے رہے۔ صدر سیالکوٹ کے خدام باغیچہ کو پانی دیتے رہے۔ نیز کنوئیں اور غسل خانہ کی صفائی کی۔

خدمت خلق

لوکل مجالس میں سے محلہ دارالرحمت میں ایک نادار کو جوتا دیا گیا۔ اور ایک کی نقدی سے مدد کی گئی۔ ایک غریب آدمی کو ۱۳/۱ کا گاڑی کا ٹکٹ لے کر دیا گیا۔ ایک معذور کو کھانا مہیا کیا گیا۔ ایک کمزور طالب علم کو میٹرک کی تیاری میں مدد دی گئی۔ تین مریضوں کی عیادت کی گئی۔ ایک غیر احمدی کو تعلیم دی گئی۔ بیواؤں اور بیکاروں کی فہرست تیار کی گئی۔ محلہ دارالفتوح میں ایک مسافر کو کھانا کھلایا گیا۔ ایک مریض کے لئے دوائی مہیا کی گئی۔ اور ایک مریض کو ایک ہفتہ تک کھانا لاکر دیا گیا۔ مسافروں کی رہنمائی کی گئی۔ ایک بیمار مسافر کو رات بسر کرنے کے لئے چارپائی وغیرہ مہیا کر کے دی گئی۔ دو دوستوں کے لئے روزگار مہیا کیا گیا۔ فوج میں بھرتی کے لئے جلسہ کے انعقاد کے انتظام میں مدد دی گئی۔ محلہ دارالبرکات میں ایک بیوہ کے مکان کی چھت پر مٹی ڈالی گئی۔ ایک مریض کی مرہم پٹی کرائی گئی۔ ایک میت کی تجہیز و تکفین میں مدد دی گئی۔ ایک بیمار کی تیمارداری کی۔ ایک بیمار کی چارپائی ہسپتال پہنچائی گئی۔ ایک دکاندار کو شدید ضربات آنے پر ہسپتال پہنچا کر اس کی پٹی کرائی۔ اور پھر کئی روز تک تیمارداری کی گئی۔ حاجت مندوں اور بیواؤں کی خبرگیری ہوتی رہی۔ ایک گمشدہ بچے کو رات کے وقت اس کے گھر پہنچایا گیا۔ عیادت مرضیٰ کا سلسلہ جاری رہا۔ دارالعلوم میں بیماروں کی تیمارداری کی جاتی رہی۔ ایک جلسہ کی منادی کرائی گئی نمازوں میں سست افراد کو شامل ہونے کی تلقین کی جاتی رہی۔ دارالفضل میں ایک دوست کے بچے کے لئے ٹیوشن کا انتظام کیا گیا۔ ایک صاحب کی عدم موجودگی میں ان کے مکان پر رات کو پہرہ دیا گیا۔

بوٹ شوز آپ کو ہمیشہ کرنال شاپ انارکلی لاہور سے خریدنے چاہئیں اچھے اور سستے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دوست کی مکان تبدیل کرنے میں مدد کی گئی۔ ایک جھگڑے کو ایک گڑھے میں سے نکلوایا گیا۔ صبح کی نماز کے لئے لوگوں کو جگایا گیا۔ ایک صاحب کے ہاں بیمار بچہ کے لئے دوائی لاکر دی گئی۔ نیز اس کے انتقال کر جانے پر غسل اور دفن کا انتظام کیا گیا۔ رات کو ان کے گھر کے آدمیوں کے لئے کھانا پکوایا گیا۔ محلہ ناصر آباد میں بیواؤں کی خدمت کی گئی۔ سمال ٹون کمیٹی کو توجہ دلاکر ایک مردہ کتے کی لاش کو محلہ سے دور پھنکوایا گیا۔ بیواؤں کو بازار سے سودا لاکر دیا گیا۔ اندھوں کی راہنمائی کی گئی۔ قادر آباد میں لوگوں کو فجر کی نماز کے لئے جگایا جاتا رہا۔ اور تبلیغ کی گئی۔ ایک یتیم کی مدد کی گئی۔ حلقہ مسجد مبارک و اقصےٰ میں ایک نابینا کو گاڑی میں سوار کرکے جلسہ سرا میں لے جایا گیا۔ اور پھر واپس لایا گیا۔ پانچ مریضوں کی بیمار پرسی کی گئی۔ دارالفضل اور دارالبرکات میں دارالشیوخ کے طلباء کے لئے آٹا جمع کیا جاتا رہا۔ قادیان کی مجالس کے دوست باری باری مسجد اقصےٰ میں پنکھا کشی کرتے اور پانی پلاتے رہے۔

بیرونی مجالس میں بھاٹی گیٹ لاہور کی مجلس نے ایک نادار طالب علم کے تعلیمی اخراجات کے لئے چندہ جمع کیا۔ نیز یتیموں۔ بیواؤں اور معذوروں کی فہرست بنائی گئی۔ چک ۳۲ جنوبی میں ایک غیر احمدی بیمار کی بیمار پرسی کی گئی جہلم میں بیماروں کی عیادت کی گئی۔ کٹک میں مسافروں کی راہنمائی کی گئی نابینوں کو منزل مقصود تک پہنچایا گیا۔ ناداروں کی مدد اور مریضوں کی عیادت کی گئی۔ بعض مریضوں کے لئے دوائی لاکر دی گئی۔ برہمن بڑیہ بنگال کے خدام نے ایک غیر احمدی کی تجہیز و تکفین میں امداد کی۔ ملتان شہر میں ایک بیمار دوست کی عیادت کی گئی۔ چند اور مریضوں کے پاس جاکر ان کی بیمار پرسی کی گئی۔ جمعہ کے روز آب رسانی کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ سٹیشن پر مسافروں کو برف والا پانی پلایا جاتا رہا۔ انبالہ میں احباب جماعت کو جمعہ کے روز علی الصبح جگایا جاتا رہا۔ لائل پور میں ایک نومسلم ڈاکٹر کی جو کہ بیمار تھا بیمار پرسی کی گئی۔ اس کے لئے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا گیا۔ پبلک کے لئے پانی کا ایک نل لگوایا گیا۔ ایک کمزور آدمی کا بوجھ اس کے گھر پہنچایا گیا۔ ایک بیوہ کو سودا لاکر دیا گیا۔ ایک سکھ کا گم شدہ بچہ تلاش کرنے میں مدد کی گئی۔ کمیرنگ میں ایک غیر احمدی کے گھر میں آگ لگ گئی تھی وہ بجھائی گئی۔ اور اس کے لئے چاول جمع کئے گئے۔ نیز اس کے مکان کی دوبارہ تعمیر کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔ اوکاڑہ میں ایک ہندو دوست کے بچہ کا اپریشن ہوا تھا۔ اس کی عیادت کی گئی۔ گوکھووال چک ۲۷۶ میں ایک سکھ مسافر کے لئے رات بسر کرنے کا انتظام کیا گیا۔ ایک مسافر کو کھانا کھلایا گیا جو مسافر جو ایک مریض کو لے جارہے تھے ان سب کو کھانا کھلایا گیا۔ نصرت آباد سندھ میں بچوں کو سبق دیا جاتا رہا۔ محمود آباد میں مسافروں کے لئے پانی کا انتظام کیا گیا۔ بہل چک میں ایک ضعیف آدمی کا بوجھ اس کے گھر پہنچایا گیا۔ اور راجا گوٹھی میں احباب کو پابندئ نماز کی تلقین کی گئی۔ لودھراں ضلع ملتان میں مسافروں کو کھانا کھلایا گیا بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ کچھ مسافروں کی راہنمائی کی گئی۔ اور ایک مسافر کی نقدی سے امداد کی گئی۔ امروہہ میں نماز فجر کے لئے جگایا جاتا رہا۔ ایک گندے جوہڑ کو صاف کیا گیا۔ چک ۹۳ ر ۱۹ الف میں مریضوں کی بیمار پرسی کی گئی۔ ایک دوست کے مکان پر چھت ڈلوائی گئی۔ نئی دہلی میں بیماروں کی عیادت کی گئی۔ اور بعض مریضوں کو دوائی لاکر دی گئی۔ لودھراں ضلع ملتان میں ۷۰ مسافروں کو نصبورت نقدی امداد دی گئی۔ ۸۰ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ ۱۰ بیماروں کی عیادت اور دو کی تیمارداری کی گئی۔ امرتسر میں ایک مسافر عورت کا سامان تانگا میں رکھا گیا۔ اور کرایہ بھی اپنے پاس سے ادا کیا گیا۔ دو مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ چند دوستوں کو کچھ رقوم بطور قرضہ حسنہ کے دی گئیں۔ بیماروں کی عیادت کی گئی۔ صدر سیالکوٹ کی مسجد میں وضو کے لئے غسل خانہ میں پانی ڈالا گیا۔ رستہ سے کانٹوں کو دور کیا گیا۔ جمعہ کے روز پنکھا کشی کی جاتی رہی۔ مسافروں کی راہنمائی کی جاتی رہی ایک مریض کی عیادت کی گئی۔ (باقی)

خاکسار۔ مشتاق احمد باجوہ
سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

برما میں تبلیغ احمدیت

مولوی احمد خانصاحب نسیم یکم دسمبر کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ "عرصہ زیر رپورٹ میں پیمیدن سے ٹانگو گیا۔ اور وہاں کے احباب سے ملاقات کی۔ اگرچہ وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں۔ مگر تبلیغ احمدیت اور دیگر کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ رنگون میں درس قرآن کریم شروع کیا گیا۔ بعض دوست بیمار ہیں۔ ان کی ملازمت کے لئے کوشش کی گئی۔ خدام الاحمدیہ کی بھرتی کے متعلق تحریک کی گئی۔ جس کے متعلق سیکرٹری صاحب کو کہا گیا کہ وہ تمام ضروری کوائف دفتر مرکزیہ سے خط و کتابت کر کے حاصل کریں۔ اور اس لائحہ عمل کے مطابق کام شروع کریں۔ یہاں نماز با جماعت کا انتظام نہیں تھا۔ اس کے لئے بھی باقاعدہ انتظام کیا گیا۔ تین غیر احمدی انجمن ہال میں آئے۔ ان کو تبلیغ کی۔ ایک نوجوان جو یہاں کے ایک سکول میں پڑھتا ہے وہ بہت دلچسپی لے رہا ہے۔ امید ہے چند دنوں تک جماعت میں شامل ہو جائے گا"

(مہتمم نشر و اشاعت قادیان)

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب سے گذارش

اب جبکہ وہ عظیم الشان اور تاریخی جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ جس میں انشاءاللہ خلافت ثانیہ کی جوبلی منائی جائے گی اور جس میں شامل ہونے کے لئے احباب بڑی شدومد سے تیاری کر رہے ہیں۔ ہم بھی اس سلسلہ میں آنیوالے احباب کے ذمہ ایک ضروری کام لگاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جو صحابہ کرام اس مبارک جلسہ میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ مگر انہوں نے ابھی تک روایات قلمبند فرما کر نہ بھیجی ہوں انہیں ابھی سے تاکید کرنا شروع کردیں کہ وہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے سے پہلے پہلے انہیں مکمل کر کے لیتے آویں۔ اور جو کسی معذوری کی وجہ سے نہ آسکتے ہوں ان سے لکھواکر احباب جماعت ساتھ لیتے آویں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کارکن اصحاب اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے اور کئی قسم کے مشورے کریں گے۔ وہاں مذکورہ بالا امر کو بھی ہرگز نظرانداز نہیں کریں گے۔ اور جلسہ سالانہ پر آنیوالی کوئی جماعت ایسی نہیں ہوگی۔ جو اپنے ہاں کے تمام صحابہ سے روایات لکھوا کر ساتھ نہ لائے۔

(ناظر تالیف و تصنیف)

سوگنا منافع کماؤ

پیٹنٹ ادویات کی تجارت دنیا میں سب سے زیادہ منافع بخش ہے پیسہ دو پیسہ کی دوائی پانچ پانچ روپیہ میں بکتی جاری ہے امرت دھارا۔ زمبک۔ امرت انجن کے مالکوں نے لاکھوں روپیہ کمائے اور کما رہے ہیں۔ ہماری کتاب پیٹنٹ ادویات میں انگلینڈ۔ جرمن۔ امریکہ۔ ہندوستان کی انگریزی و دیسی سینکڑوں مشہور عالم پیٹنٹ دوائیں بنانے کی آسان عملی ترکیبیں درج ہیں اشتہار بازی کرنے کے ڈھنگ تفصیل سے درج کئے گئے ہیں ہیں۔ تقریباً ۱۵۰ مشہور دواؤں کا بنانا تفصیل سے لکھا گیا ہے

چند مشہور نام

شربت فولاد
بیچم پلز
ٹنکچر آیوڈین
سپاری پاک
دھاتو پشٹ
نمک سلیمانی
حسن یوسف
سدرشن چورن
طاقت کے چھوارے
کاڈیورائل ایملشن
دیال سنہری کرنیکی دوا

زمبک مرہم
بھرائن کی دوا
امرت دھارا
موصلی چورن برائے نامردی
یوگراج گوگل
گولڈن لوشن
چندر پربھا وٹی
(نرینہ اولاد کے لئے)
بیل گھرت
توتھ پیسٹ و کریم
لال شربت

داسفورس کا تیل
جلابی گولیاں
چیون پراش
دراکشاسو
پارہ کی گولی
گرائپ واٹر
بال امرت
نکرٹین پرلز
برقی قندہ
مچھر مار تیل
سندھ سنگر دموج

اور کم از کم سوڈیڑھ سو مشہور ادویات
پسند نہ ہو۔ تو تین یوم کے اندر واپس کر دیں۔
قیمت ایک روپیہ محصولڈاک ۵ر

کموشل سنڈیکیٹ ۱۲۰ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس از محکمہ دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ

محکمہ ہذا میں ایک مقدمہ منجانب مسمی رحمت اللہ صاحب احمدی ولد اللہ دین صاحب ساکن فتح پور گجرات بنام مسماۃ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت میاں عبد اللطیف صاحب قریشی محلہ خواجگان شہر جہلم دائر ہے۔ پیشتر ازیں میاں عبد اللطیف صاحب قریشی محلہ خواجگان شہر جہلم کو مسئول علیہ نہیں بنایا گیا تھا۔ اب حسب درخواست سائل مذکور میاں عبد اللطیف صاحب مذکور کو بھی مسئول علیہ بنایا گیا ہے۔ لہذا ہر دو مسئول علیہما یعنی مسماۃ زبیدہ بیگم صاحبہ و میاں عبد اللطیف صاحب قریشی محلہ خواجگان شہر جہلم برائے پیروی مقدمہ محکمہ ہذا میں بتاریخ سترہ جنوری ۱۹۴۰ء ۱۷ کو بوقت ساڑھے بارہ بجے حاضر ہوں۔ ورنہ بصورت دیگر ان کی غیر حاضری میں یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔ اطلاعاً تحریر کیا جاتا ہے۔

ناظم محکمہ دار القضاء قادیان سلسلہ عالیہ احمدیہ

خواتین کی صنعتی نمائش

جس طرح اس دفعہ جلسہ سالانہ اپنے اندر ایک خاص شان رکھتا ہے۔ اسی طرح تمام معزز بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ نمائش کو بھی ایک شان کی بنا دیں۔ اور تمام باہر کی بہنیں ۱۵ دسمبر تک اپنی اپنی اشیاء سیدہ ام طاہر احمد صاحب کے نام روانہ کر دیں قادیان کی بہنیں اس سے بھی جلدی تمام اشیاء پہنچا دیں۔ (مسعودہ منتظمہ نمائش)

خطبات النکاح فرمودہ حضرت فضل عمرؓ

کے متعلق حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی رائے

"مکرمی ملک فضل حسین صاحب نے دو حصوں میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وہ خطبات شائع کئے ہیں۔ جو حضور نے مختلف نکاحوں کے موقعہ پر پڑھے ہیں۔ کاغذ۔ لکھائی۔ اور چھپائی نہایت عمدہ ہے سائز بھی نہایت موزوں ہے۔ مکرمی ملک صاحب کی یہ خدمت نہایت قابل قدر ہے۔ کیونکہ ہر احمدی انجمن میں عموماً نکاح ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے موقع پر بہت سے اصحاب کو موزوں خطبہ پڑھنے کی عادت اور مشق نہیں ہوتی۔ اس لئے اس مجموعہ سے بڑی آسانی سے یہ امر ممکن ہے کہ ہر خواندہ شخص اس مجلد سے کسی ایک خطبہ کا ہی مطالعہ کر کے نہایت موزوں اور برموقعہ خطبہ پڑھ سکتا ہے۔ بدیں وجہ میں **نہایت ہی زور سے سفارش کرتا ہوں کہ احباب ضرور یہ تالیف خرید فرمائیں** اور اس سے مستفید ہوں۔ علاوہ اس کے یہ تالیف نکاحوں کے موقعہ پر کام آنے والی ہے۔ اس کی غیروں میں بھی اشاعت کرنی چاہیئے۔ تاکہ انہیں معلوم ہو کہ نکاح کے متعلق قرآن۔ حدیث یعنی اسلام نے کیسی کیسی عجیب ہدایات مسلمانوں کو دی ہیں۔ اور یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو کہاں تک قرآن کے معارف میں کمال حاصل ہے کہ ہر خطبہ نئے سے نئے معارف قرآنیہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر مرد و عورت پر ضروری ہے۔ تاکہ انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ خاوند کے ذمہ بیوی اور بیوی کے ذمہ خاوند کے کیا حقوق ہیں۔ اور یہ کہ کن امور پر عمل کرنے سے ایک ازدواجی زندگی کامیاب ہو سکتی ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ ہر احمدی جس کی شادی ہو اسے اور اس کی بیوی کو ایک ایک نسخہ اس کتاب کا ان کے والدین یا متعلقین کی طرف سے تحفہ میں دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ اس نئی زندگی کے شروع کرتے وقت اس زندگی کے متعلق اسلام کی تفصیلی ہدایات پر چل کر اس کٹھن منزل کو بخیر و خوبی ختم کر سکیں"

کاغذ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ حجم چھ سو صفحہ سے زائد۔ قیمت ہر دو حصہ ایک روپیہ چار آنہ۔ مگر مستقل خریداروں سے صرف ایک روپیہ لیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:- **احمدیہ کتابستان قادیان**

ضروری اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس امر کے پیش نظر کہ ویدک یونانی دواخانہ اپنے فرائض زیادہ بہتر صورت میں انجام دے سکے اور احباب زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں قادیان میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ دہلی میں اس کی سب ایجنسی رہے گی۔ ادویات اپنی خاص نگرانی میں تیار کرائی جاتی ہیں۔ اور دواخانہ کی اصل غرض کو کہ نسخہ جات عمدہ اور مکمل اجزاء کے ساتھ تیار ہوں پورا کیا جاتا ہے۔

احباب جماعت کو علم ہے کہ یہ دواخانہ بڑی حد تک تحریک جدید کے سرمایہ سے قائم کیا گیا ہے اور اس کا منافع تبلیغ کے لئے وقف ہے بجز اس حصہ کے جو دوسرے حصہ داران کا ہے۔ لہذا احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی ہر ممکن امداد فرمائیں اور خود مستفید ہوں اور دوسروں کو افادہ کے لئے ترغیب دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جلسہ پر آنے والے احباب دواخانہ کی ترقی میں خصوصیت سے حصہ لینے کے لئے تیار ہو کر تشریف لائیں۔ دواخانہ کی مخصوص ادویہ کی قیمتوں میں جوبلی اور جلسہ کی مبارک تقریب کی خوشی میں ۲۰ دسمبر سے ۱۰ جنوری ۱۹۴۰ء تک کے لئے رعایت کر دی گئی ہے۔

اگر در قادیان آئی شفا بینی خدا بینی

خاکسار ذوالفقار علی خان سکرٹری بورڈ آف ڈائرکٹرز ہیڈ آفس قادیان

چند ادویہ مخصوص حسب ذیل ہیں!

نام ادویہ	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
حب جواہرات عنبری چالیس گولی	عہ/	للعہ/
لبوب کبیر ۱ تولہ	۸/	عہ/
زوجام عشق (چالیس گولی)	عہ/ ۱۲/	للعہ/
حیات نسواں ۲۳ تین خوراک	عہ/	عہ/
" ۳۰ "	عہ/	عہ/
شربت فولاد	عہ/	عہ/

نام ادویہ	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
قرص کمی حافظ فی مکمل کورس	لعہ/	یکماہ کی خوراک
ممی گو	عہ/	۱۲/
گرائپ جوس	۱۰/	۸/
معجون قرنفل	عہ/	عہ/
سرمہ بے نظیر فی تولہ	عہ/	۸/
قرص مقوی معدہ	۶/	۴/

(نوٹ) طبیب حضرات کو پانچ روپے یا اس سے زیادہ کی ادویہ خریدنے پر ساڑھے بارہ فیصدی مزید کمیشن دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں جو حضرات ان مقررہ ایام میں ادویہ کیلئے روپیہ جمع کرا دینگے۔ ان کو تمام سال انہی قیمتوں پر ادویات دی جائیں گی۔

وصیتیں

۵۴۶۰ منکہ سید محبوب عالم ولد مولوی سید تبارک حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت محکمہ انہار ضلع آرہ بہار عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن موضع رسا ڈاکخانہ جہان آباد ضلع گیا صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ماہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت جائیداد صرف رہن لی ہوئی زمین ہے۔ جو دو سو روپیہ میں رہن لیا گیا ہے۔ جس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دونگا۔ میں محکمہ انہار بمقام آرہ ضلع آگرہ میں اسوقت کلرک ہوں۔ اور ستر روپے مشاہرہ پاتا ہوں۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ تا حین حیات اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ سید محبوب عالم بحروف انگریزی
گواہ شد:۔ سیدہ سمیہ بیگم بنت موصی
گواہ شد:۔ سید محمود عالم قادیان برادر موصی۔ گواہ شد:۔ کنظیم الرحمٰن بقلم خود کارکن نظارت امور عامہ

۵۴۷۱ منکہ محمودہ بیگم زوجہ نصیر احمد خاں قوم ککے زئی افغان عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کلانور ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ماہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ البتہ میرے خاوند کے ذمہ میرا حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ واجب الادا ہے جس کے دسویں حصہ کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر مزید میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں کہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

۴ العبد:۔ محمودہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ نصیر احمد خاں بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد:۔ گلاب الدین احمدی پنشنر ہیڈ کنسٹیبل ساکن کلانور بقلم خود

دی مغل لائن لمیٹڈ

(قائم شدہ ۱۸۷۷ء)

گذشتہ ساٹھ سال سے حجاج کی خدمت کرنیوالی سب سے پہلی اور بڑی لائن

عازمان حج کو خوشخبری

حکومت ہند نے حاجیوں کے لئے سفر کا انتظام کر دیا ہے۔ لہٰذا آپ اپنی سب سے بڑی اور مقدس آرزو یعنی فریضۂ حج کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال حج اکبر ہوگا مغل لائن زائرین کے لئے ہر سہولت بہم پہنچا رہی ہے۔

تاریخ روانگی

بمبئی سے براستہ کراچی جدہ تک

جہاز ایس۔ ایس "رضوانی" ۵۴۴۸ ٹن بمبئی سے ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا
" " " کراچی سے ۱۲ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا
جہاز ایس۔ ایس "خسرو" ۴۰۴۳ ٹن بمبئی سے ۱۸ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا
" " " کراچی سے ۲۱ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا

مشروط روانگی

جہاز ایس۔ ایس "اسلامی" بمبئی سے ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا
" " " کراچی سے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا

یہ تاریخیں اندازاً ہیں۔ اور بغیر نوٹس ان میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد حسب ضرورت حج کے موسم کے اختتام تک مزید جہاز روانہ ہونگے۔

شرح کرایہ واپسی مع خوراک (جسمیں قرنطینہ اور حفظان صحت کی فیس شامل ہے۔)

	بمبئی سے جدہ تک	کراچی سے جدہ تک
درجہ اول	۶۲۱/- روپے	۵۹۷/- روپے
درجہ دوم	۴۴۶/- "	۴۲۲/- "
ڈیک	۱۷۳/- "	۱۶۷/- "

جہازوں کی روانگی کے متعلق مزید تفصیلات مندرجہ ذیل پتہ پر دریافت فرمائیں۔
۱۔ میسرز ٹرنر مارلین اینڈ کو لمیٹڈ بمبئی ۲۔ میسرز گراہم ٹریڈنگ کو (انڈیا) کراچی
۳۔ میسرز ٹرنر مارلین اینڈ کو لمیٹڈ کلکتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

M. URDU. 118

انسان اور حیوان کا مقابلہ

نہ جانے کب سے انسان حیوانوں سے برسرپیکار ہے۔ ابھی عالم انسانیت کی ابتدا ہی تھی کہ جہد للبقا کا کبھی نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جہاں کہیں بھی انسان نے زور آزمائی کی حیوانات کو میدان سے بھاگتے ہی بنی۔ یہ لڑائیاں جسمانی طاقت اور عقل کے درمیان ہوا کرتی تھیں۔ اگرچہ انسان کے بازو بہت ہی بے حقیقت تھے تاہم پرانے زمانے کے ہیبت ناک جانوروں کے مقابلہ میں فتح و نصرت اسی کو نصیب ہوئی۔

عالم انسانیت آج بھی حیوانوں سے برسرپیکار ہے۔ مگر اس جنگ کی نوعیت پہلے سے متفرق ہے۔ پہلے انسان کو بہت بڑے بڑے اور ہیبتناک جانوروں سے مقابلہ کرنا پڑتا تھا مگر آج ان چھوٹے چھوٹے جانوروں کے مقابلہ میں طاقت آزمائی کرنی ہوتی ہے۔ جن کے جسم ان کی تباہکاریوں کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت ہیں۔ اس ضمن میں اخبارات سے ہمیں کیا معلوم ہوتا ہے؟ کولوریڈو کے کیڑے آلو کی کاشت کو تباہ کر دیتے ہیں ٹڈی دل کی ڈھیر کا ڈھیر صاف کر دیتے ہیں جھینگر بہت وسیع زمین پر پھیلی کھیتیوں کو چاٹ کر ختم کر دیتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اور اسی پر بس نہیں ہے۔ بالواسطہ نقصان پہنچانے والے کیڑوں کے علاوہ ایسے کیڑے بھی موجود ہیں جو انسان کی صحت کیلئے نہایت تباہ کن ہیں۔ مچھر کا شمار اسی قسم کے کیڑوں میں ہے تاریکی میں لاکھوں مچھر ہوا میں ناچتے رہتے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے یہ کیڑے اس درجہ بے ضرر نہیں جیسا کہ بظاہر نظر آتے ہیں۔ مثلاً بعض مچھر ایسے ہیں جو انسانوں میں ملیریا کا بخار پھیلاتے ہیں۔ اور یہ ننھے کیڑے عالم انسانیت کیلئے نہایت ہی سخت عذاب ہیں۔ یہ تو جب سمجھ میں آتا ہے جب ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان ہی کی وجہ سے لاکھوں انسان ساری دنیا میں ملیریا کا شکار ہوتے ہیں۔

مجلس بین الاقوام نے ایک کمیشن ملیریا کی تحقیقات کیلئے مقرر کی ہے کمیشن ملیریا کے دفعیہ کے بارے میں اس فیصلہ پر آئی ہے کہ ملیریا کے موسم میں ۶ گرین "کونین" روزانہ استعمال کرنا چاہیے۔ اگر ملیریا کا حملہ ہو چکا ہو تو شفایابی کے لئے ۱۵ سے ۲۰ گرین تک کی خوراک روزانہ ۵ سے ۷ دن تک استعمال کرنی چاہیے۔

عالم انسانیت ان کیڑوں سے دست و بازو سے جنگ نہیں کرتی۔ وہ ہتھیار جن سے انسان جنگ کرتا ہے صرف پتھر کا نسے اسپات کے بنے ہوئے نہیں ہوتے۔ ان اوزاروں میں دوائیں اور شفا بخش دوائیں اور کیمیاوی تدابیر بھی شامل ہیں۔